مارکنگ اسکیم اردو الیکٹیو

سالانہ امتحان 2024

Marking Scheme: Urdu Elective (003)

Annual Examination 2024

مارچ 2024

صدرممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلے۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کیے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

Strictly Confidential

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کرکے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme)کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دی جائیں گی۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر، اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کرکے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیے جائیں اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔اور اگر

کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکے۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز پچیس (25) کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے اور اسے اس طرح ''zero'' لکھا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

Series — &RQPS

SET — 4

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو الیکٹیو

کل نمبر:80 مقررہ وقت:3 گھنٹے

Time Allowed: 3 Hours M.M. 80

سوال نمبر	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
	حصہ-الف (50 نمبر)	
1	درج ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھیے اور ان سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب دیجئے: 5 x 2 = 10 (a) وہ واقعی بہت حسین تھی.....تاراسی آنکھیں نازک لب اور درخشاں پیشانی۔ خلاف امید اس عورت کو حسین پاکر ہاتھ پاؤں پھول گئے۔اب مسئلہ یہ درپیش تھا اس سے گفتگو کیوں کر شروع کی جائے۔ کون سا موضوع مناسب رہے گا۔ موسم ؟..... لیکن ہندوستان میں ابھی موسم کے موضوع پر گفتگو کا آغاز کرنا خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ اس عورت سے یہ کہنا کہ آہا! کیسا خوشگوار موسم ہے محض بیکار ہوگا ۔ سنیما، ایکٹر ایکٹریس ، بس، سڑکیں..... نہیں نہیں یہ باتیں مہمل ہیں۔اتنے میں عورت کے شانے کے ساتھ لگے ہوئے ننھے بچے نے آنکھیں کھولیں اور حیرت و استعجاب سے ادھر ادھر دیکھنے لگا، بڑا پیارا بچا تھا۔ میں نے اس کے گال پر ہلکی سی چٹکی لی تو اس کے چھوٹے چھوٹے ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا ہوئی۔ پھر میں نے دونوں انگلیوں سے اس کی ٹھڈّی کو ہلکے ہلکے سہلانا شروع کیا تو وہ ہنسنے لگا۔ میں جانتا تھا کہ اس کی ماں کو اس بات کا علم ہو چکا تھا۔	

Strictly Confidential

	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟	
2	**جواب: درج بالا اقتباس سبق لمحے سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام بلونت سنگھ ہے۔**	
	(ii) یہ اقتباس ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟	
2	**جواب: ادب کی صنف "افسانہ" سے تعلق رکھتا ہے۔**	
	(iii) مصنف نے عورت کی خوبصورتی کے بارے میں کیا کہا ہے؟	
2	**جواب: مصنف نے عورت کی خوبصورتی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ واقعی بہت حسین تھی۔ تاراسی آنکھیں، نازک لب اور درخشاں پیشانی۔**	
	(iv) گفتگو شروع کرنے کے لیے مصنف نے کن کن موضوعات پر غور کیا؟	
2	**جواب: گفتگو شروع کرنے کے لیے مصنف نے موسم، سنیما، ایکٹر یا ایکٹریس، بس، سڑکیں: جیسے موضوعات پر غور کیا۔**	
	(v) ماں کو کس بات کا علم ہو گیا تھا؟	
2	**جواب: مصنف نے بچے کی گال پر ہلکی سی چٹکی لی اور دونوں انگلیوں سے اس کی ٹھڈّی کو ہلکے ہلکے سہلانا شروع کیا تو وہ ہنسنے لگا۔ بچے کے ساتھ اس کے اِس رابطے کے بارے میں ماں کو علم ہو چکا تھا۔**	
	یا(OR)	
	(b) میں نے پہلی بار انھیں بہت غور سے دیکھا۔ وہ مجھے نہایت سرخ و سپید تندرست قسم کے بزرگ لگے۔ بونا ساقد، لمبائی کے مقابلہ چوڑائی اطمینان بخش نہایت سنجیدہ، متین، خاموش، لیے دیے، چہرے پر وقار اور آسودگی۔ خاموش بیٹھتے تو چہرہ تقریباً چوکور مگر بھرا بھرا ۔ مسکراتے یا بات کرتے تو منہ گول ہو جاتا۔ غرض عام انسانی چہروں سے خاصا مختلف۔ جب اجلاس ختم ہوا اور لوگوں نے انھیں گھیرا تو میں نے بھی انھیں سلام کیا، جس کا جواب انھوں نے Face Expression سے دیا اور بس میں دیکھتا ہی رہ گیا اور وہ چل دیے۔ ان کے ساتھ	

	وائس چانسلر، ڈاکٹر ممتاز احمد، پروفیسر عطا کا کوئی اور ڈاکٹر اختر اورینوی تھے، جو انھیں موڑ تک پہنچا کر واپس آ گئے۔ ہمارے ایک دوست نے بتایا کہ شام کو کلیم صاحب کے یہاں آپ لوگوں کے اعزاز میں ایک ایٹ ہوم ہے آپ لوگ سے مراد ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی، ڈاکٹر حسن، ڈاکٹر قاضی عبدالستار اور خاکسار۔ (i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟ **جواب: درج بالا اقتباس سبق 'کلیم الدین احمد' سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف احمد جمال پاشا ہیں۔**	2
	(ii) یہ اقتباس ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ **جواب: یہ اقتباس ادب کی صنف 'خاکہ' سے تعلق رکھتا ہے۔**	2
	(iii) مصنف نے بزرگ کا حلیہ کن الفاظ میں بیان کیا؟ **جواب: منصف نے بزرگ کا حلیہ کچھ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وہ نہایت سرخ و سپید تندرست قسم کے بزرگ، بونا ساقد، لمبائی کے مقابلہ چوڑائی اطمینان بخش، نہایت سنجیدہ متین، خاموش لیے دیے، چہرے پر وقار اور آسودگی۔ خاموش بیٹھتے تو چہرہ تقریباً چوکور مگر بھرا ہوا۔ مسکراتے یا بات کرتے تو منہ گول ہو جاتا۔ غرض عام انسانی چہروں سے خاصا مختلف تھا۔**	2
	(iv) "Face Expression" سے جواب دیا کا کیا مطلب ہے؟ **جواب: "Face Expression" سے جواب دینے کا مطلب ہے چہرے کو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہلایا۔**	2
	(v) اقتباس میں شامل ادیبوں کے نام لکھئے۔ **جواب: ڈاکٹر ممتاز احمد، پروفیسر عطا کاکوی، ڈاکٹر اختر اورینوی، ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی، ڈاکٹر حسن اور ڈاکٹر قاضی عبدالستار**	2 کل نمبر=10

2	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب 100 الفاظ میں لکھئے: 1 x 5 = 5 (i) ''غالب نے اردو خطوط نگاری کو ایک نیا راستہ دکھایا۔'' اس قول کی روشنی میں غالب کی خطوط نگاری کی خصوصیات لکھئے۔ **جواب: غالب کے خطوط نگاری کی خصوصیات:** **غالب نے اردو خطوط نگاری کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ انھوں نے مروجہ اصولوں کے برخلاف اردو خط و کتابت کا سب سے نرالہ طریقہ ایجاد کیا۔** **اس قول کی روشنی میں غالب کے خطوط کی خصوصیات درج ذیل ہیں:** **الف) مراسلے کو مکالمہ بنایا۔** **ب) لمبے چوڑے القاب و آداب سے گریز** **ج) تاریخی دستاویز کی حیثیت** **د) اسلوب سادگی اور سلاست سے بھرپور، بے ساختگی، روانی، طنز و مزاح کے ساتھ ساتھ اصلیت پر زور**	5
	(ii) انشائیہ "مچھر" کی روشنی میں خواجہ حسن نظامی کی انشائیہ نگاری کی خوبیاں بیان کیجئے۔ **جواب: خواجہ حسن نظامی ایک خاص طرز تحریر کے مالک ہیں۔ ان کی نثر میں ادبیت، علمیت اور روحانیت کی عجیب و غریب آمیزش نظر آتی ہے۔ ان کا دل کش اسلوب روز مرہ اور محاوروں کا برجستہ استعمال تحریر میں مزید لطف پیدا کر دیتا ہے۔ مرقع نگاری اور منظر کشی میں بھی انھیں مہارت حاصل ہے۔ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جیسے اس انشائیہ میں مچھر کے ذریعے انسان کو کئی نصیحت آمیز باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ اپنے انشائیہ میں لطیف طنز و مزاح سے بھی دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ مچھر کے ذریعے**	

	شوخیانہ ریمارک لکھوانا اس کی عمدہ مثال ہے۔ انشائیہ میں 'مزا چکھانا'، 'کھری کھری سنانا'، 'غرور توڑنا' وغیرہ محاوروں کے استعمال سے تحریر میں بات چیت کا انداز پیدا ہو گیا ہے۔	5 کل نمبر=5
3	درج ذیل میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھئے: 2 x 2½ = 5 i. ''فسانۂ آزاد'' کے مشہور کردار خوجی سے متعلق کوئی پانچ باتیں لکھئے۔ **جواب: ''فسانۂ آزاد'' کے مشہور کردار خوجی سے متعلق پانچ باتیں:** **الف) لاابالی پن** **ب) نفسی کجروی** **ج) ظرافت اور بذلہ سنجی** **د) کردار مبالغہ آمیز اور غیر معتدل ہے۔** **ہ) لکھنو کے زوال پذیر معاشرے کی علامت ہے۔** **و) لاپرواہ، مغرور** **ز) غصہ ور، دوستوں کا دم بھرنے والا** **ح) لوگوں کے کام آنے والا، معاملات کو سمجھداری سے سلجھانے والا** **ط) وفادار** **(نوٹ: طلبا مندرجہ بالا میں سے کوئی بھی پانچ باتیں لکھیں تو انھیں نمبر دیے جائیں۔)**	2½
	ii. افسانہ ''فوٹو گرافر'' سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ **جواب: افسانہ فوٹو گرافر سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کائنات فنا ہو جانے والی ہے اگرچہ انسان اس بات سے واقف ہوتا ہے کہ موت برحق ہے لیکن اس کے باوجود اس کائنات میں وہ پُرکشش اور دل کو لبھانے والی چیزیں بھی شامل ہیں، جو ہماری زندگی کو بامعنی بناتی ہے۔**	

2½	زندگی جو دھوپ چھاؤں عروج وزوال، بقاوفنا سے عبارت ہے ہر شر کے باوجود بڑی پر کشش اور حسین ہے۔ (نوٹ: اگر طالبِ علم اپنی سمجھ کی بنیاد پر افسانے سے کوئی ایسا سبق نکالتا ہے جو واقعتاً افسانے سے مناسبت رکھتا ہو، اس پر بھی نمبر دیے جائیں۔)	
2½	iii. سبق ''روشنائی'' کے مطابق سجاد ظہیر کا امر تسر جانا کیوں ضروری ہو گیا تھا؟ **جواب:** صوبۂ متحدہ کی کسان سبھا کے کارکنوں کی حیثیت سے ڈاکٹر اشرف کو اور سجاد ظہیر کو پنجاب کسان کمیٹی کے سالانہ اجلاس جو کہ امر تسر میں ہونا تھا، میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا اور پنجاب کے ترقی پسند مصنفین نے بھی امر تسر میں اپنی کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا۔ لہٰذا انجمن ترقی پسند مصنفین کے کل ہند جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے سجاد ظہیر کی شرکت اس کانفرنس میں ضروری تھی۔	
2½	iv. آپ بیتی 'اس آباد خرابے میں' بیان کیے گئے واقعات میں سے کسی ایک واقعے پر روشنی ڈالیے۔ **جواب:** آپ بیتی ''اس آباد خرابے میں'' بیان کیے گئے واقعات میں سے ایک واقعہ لالی کی موت کا ہے ''سگھ مدرسہ میں دو بھائی بہن تھے۔ لڑکی کا نام لالی تھا۔ سب لڑکے اس پر بڑا لاڈ کرتے تھے ایک دن سو کر اٹھے تو دیکھا لالی غائب ہے آخر تلاش کرنے پر اس کی ہڈیاں، کھوپڑی اور کپڑے ایک بھٹ کے قریب ملے۔ (نوٹ: اگر طالب علم سبق میں شامل کوئی دوسرا واقعہ لکھتا ہے تو اس پر بھی پورے نمبر دیے جائیں۔)	
2½ کل نمبر=5		

4	درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے: 5 x 2 = 10	
	اول شب وہ بزم کی رونق، شمع بھی تھی پروانہ بھی رات کے آخر ہوتے ہوتے ختم تھا یہ افسانہ بھی ہاتھ سے کس نے ساغر پٹکا موسم کی بے کیفی پر اتنا برسا ٹوٹ کے پانی، ڈوب چلا مے خانہ بھی ایک لگی کے دو ہیں اثر اور دونوں حسب مراتب ہیں لو جو لگائے شمع کھڑی ہے، رقص میں ہے پروانہ بھی دونوں جولاں گاہ جنوں ہیں بستی کیا ویرانہ کیا اٹھ کے چلا جب کوئی بگولا، دوڑ پڑا دیوانہ بھی	
	i. درج بالا شعری حصہ شاعری کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ اس شاعر کا نام کیا ہے؟	
	جواب: دیا گیا شعری حصہ شاعری کی صنف 'غزل' سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے شاعر 'آرزو لکھنوی' ہیں۔	2
	ii. پہلے شعر میں کون سی صنعت ہے؟	
	جواب: پہلے شعر میں صنعتِ تضاد ہے۔	2
	iii. ساغر پٹکے میں کس جذبے کا اظہار ہے؟	
	جواب: ساغر پٹکے میں موسم کی بے کیفی پر غصہ/ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔	2
	iv. تیسرے شعر میں ''لگی'' سے کس طرف اشارہ کیا گیا ہے؟	
	جواب: تیسرے شعر میں 'لگی' سے لگن یعنی عشق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔	2
	v. ''جولاں گاہ جنوں'' کے کیا معنی ہیں؟	

	جواب: "جولاں گاہِ جنوں" کے معنی ہیں: وہ دشت یا میدان جہاں دیوانگی کا اظہار کیا جاسکے۔	2 کل نمبر=10
5	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو(100)الفاظ میں لکھئے: 1 x 5 = 5 i. غزل کی تاریخ میں فارسی شاعروں نے کیا کارنامے انجام دیے؟ جواب: فارسی شاعروں نے غزل میں کئی بڑے کارنامے انجام دیے۔ ایک یہ کہ انھوں نے غزل کے ہر شعر کو ایک مستقل مضمون کا حامل بنایا۔ غزل کے ہر شعر میں ایک مستقل مضمون ادا کرنے کی کوشش کے نتیجے میں غزل کے اندر اشاروں اور کنایوں میں بات کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ بڑے سے بڑے مضمون کو علامت، تشبیہ اور استعارے کے پردے میں صرف دو مصرعوں میں ادا کیا جانے لگا۔ فارسی شاعروں نے موضوعات و مضامین کے لحاظ سے غزل میں وسعت پیدا کی۔ غزل میں عشق مجازی کے ساتھ ساتھ عشق الٰہی، بے ثباتیِ دنیا، زاہدوں سے چھیڑ چھاڑ، اہل ریا پر طنز اور رندی و مے خواری کے مضامین فارسی شاعروں ہی کی ایجاد ہیں۔ غزل میں "ردیف" فارسی شاعروں کی دین ہے۔ ii. آزاد نظم اور پابند نظم کے درمیان فرق واضح کیجئے۔ جواب: آزاد نظم: ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی گئی ہو اور نہ بحر کے استعمال میں مروّجہ اصولوں کا لحاظ رکھا گیا ہو بلکہ مصرعے چھوٹے بڑے ہوں، آزاد نظم کہلاتی ہے۔ پابند نظم: ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترکیب میں مقررہ اصولوں کی پابند کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ مربع، مخمس، مسدس، ترکیب بند، ترجیع بند، گیت، وغیرہ بھی پابند نظم کی ہی مختلف شکلیں ہیں۔	5 5 کل نمبر=5

6	درج ذیل میں سے دو سوالوں کے مختصر جواب لکھئے: 2 x 2½ = 5	
	i. حالی کی غزل کی روشنی میں شاعرانہ تعلی کی تعریف لکھئے۔	
	جواب: مقطع میں کبھی کبھی شاعر اپنی تعریف بھی کرتا ہے اصطلاح میں اسے ''تعلّی'' کہتے ہیں۔حالی کی غزل کا مقطع بھی شاعرانہ تعلّی کا نمونہ ہے۔	2½
	ii. زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہو گی ہم سے پوچھو کہ غزل کیا ہے، غزل کا فن کیا چند لفظوں میں کوئی آگ چھپادی جائے	
	جواب: نوٹ: سوال واضح نہ ہونے کی وجہ سے اگر طالب علم اس شعر سے متعلق جواب دینے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو پورے نمبر دیے جا سکتے ہیں۔	2½
	iii. نظم ''گورِ غریباں'' میں کس کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے؟	
	جواب: نظم ''گورِ غریباں'' میں سوز اور درد انگیزی کی کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے۔	2½
	iv. نظم "روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے'' میں زمین کی روح آدم کو کس حقیقت سے روشناس کراتی ہے؟	
	جواب: آدم کی آمد پر زمین کی روح بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کرتی ہے۔آدم کو ان کی حقیقت بتاتی ہے کہ تم ذرا غور سے اپنے وجود پر نظر ڈالو۔ کائنات کی ہر شے صرف تمہارے لیے تخلیق کی گئی ہے۔یہ سب تمہارے ہی محکوم ہیں۔	2½
		کل نمبر=5

7	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب تفصیل سے لکھئے: 1 x 4 = 4	
	i. چے خف کی افسانہ نگاری پر روشنی ڈالیے۔	
	جواب: چے خف کی افسانہ نگاری:	
	چے خف افسانہ نویسی میں ایک نئے اور نرالے طرز کے موجد مانے جاتے ہیں۔ عام طور سے ان کا ملنا جلنا متوسط طبقے کے تعلیم یافتہ لوگوں سے تھا۔ ان کے افسانوں میں زیادہ تر انھیں کی زندگی کے نقشے کھینچے گئے ہیں۔ کہانی کو معنی خیز بنانے کے لیے وہ غیر معمولی حادثوں کا سہارا نہیں ڈھونڈھتے۔ ان کے افسانے سیدھی سادی حقیقت کی بہ دولت لطیف اور دلکش ہو جاتے ہیں۔ چے خف کی زندگی ہی میں ان کے اکثر افسانوں کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا تھا۔ چے خف کا شمار افسانے کے سب سے ممتاز نمائندوں میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے اس فن میں عالم گیر شہرت حاصل کی ہے۔	4
	ii. ویکوم محمد بشیر کی کہانیوں کی کیا خوبی ہے؟	
	جواب: ویکوم محمد بشیر کی کہانیوں کی خوبیاں:	
	ویکوم محمد بشیر کی کہانیاں زندگی کی حقیقتوں سے لبریز ہوتی ہیں۔ انھوں نے جو کچھ لکھا، اس کی بنیاد ان کے حقیقی تجربے تھے۔ وہ زندگی کا جو وسیع اور رنگارنگ تجربہ حاصل کر چکے تھے، اس سے بہت کم لوگ گزرتے ہیں۔ دراصل یہی تجربات بشیر کی زندگی کے قیمتی سرمائے کی حیثیت رکھتے ہیں جنکی جھلکیاں ان کی کہانیوں میں جابجا نظر آتی ہیں۔ محمد بشر کا اسلوب نہایت سادہ، سلیس اور عام فہم ہے۔ ملیالم افسانے کی روایت پر ان کی تخلیقات کے گہرے اثرات ہیں۔ اس کا اعتراف کئی نقّادوں نے کیا ہے۔	4
		کل نمبر=4

8	درج ذیل میں سے دو سوالوں کے جواب لکھئے: 2 x 3 = 6	
	i. چیرو یا کوف کے کردار کے بارے میں لکھئے۔	
	جواب: چیرو یا کوف افسانہ 'کلرک کی موت' کا مرکزی کردار ہے۔ وہ پیشے سے ایک معمولی کلرک ہے۔ اس کا حسّاس اور صاحبِ اخلاق انسان ہونا اُسے ایک خاص اور موثر کردار بناتا ہے۔ جس کا اندازہ اس واقعے سے ہوتا ہے کہ جب ہال میں ایک کھیل دیکھنے کے دوران اچانک چھیک آنے پر وہ اس وقت شرمندہ ہو جاتا ہے جب اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کے اس فعل سے دوسرے محکمے کے افسر کو دستانے سے اپنا سر اور منہ وغیرہ صاف کرنا پڑا ہے۔ وہ اپنی اس حرکت پر کئی بار معافی مانگتا ہے اور معافی نہ ملنے پر یہ احساس شرمندگی اس کی جان لے لیتی ہے۔	3
	ii. کہانی "جنم دن" کے مصنف کو کھانا چوری کر کے کیوں کھانا پڑا؟	
	جواب: کہانی جنم دن کا مصنف نہایت مفلس انسان ہے۔ اس کی غربت کا یہ عالم ہے کہ اس کے پاس کھانے یا چائے پینے تک کے پیسے نہیں ہیں اور وہ یہ سوچ کر کسی سے قرض نہیں لینا چاہتا کہ یہ اس کا جنم دن ہے۔ تمام دن گزر جانے کے بعد وہ بھوک سے نڈھال ہونے لگتا ہے۔ ہر طرف سے اسے مایوسی ہی ہاتھ آتی ہے۔ رات کو پڑوسی میتھیو کے کچن سے آنے والے کھانے کی مہک مصنف کی بھوک کی شدت کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ جنم دن کے روز وہ کسی سے مانگنا نہیں چاہتا تو مجبوراً وہ اس کے باورچی خانے سے کھانا چرا کر کھا لیتا ہے۔	3
	iii. افسانہ جلتی جھاڑی کی روشنی میں مسافر کی کیفیات پر روشنی ڈالیے۔	
	جواب: نرمل ورما نے سیاحت کے دوران مسافر کی کیفیات کو یوں بیان کیا ہے کہ وہ ایک انجان شہر میں تنہائی کا مارا ہوا ہے۔ وہ جب مچھوارے کے برابر میں بیٹھتا ہے تو اسے بے چینی کا احساس ہونے لگتا ہے کیونکہ مچھوارا اس کی جانب متوجہ نہیں ہے۔ بہتے پانی کو دیکھ کر	

	اسے اس کے ساتھ اپنے وجود کا کچھ حصہ بہتا ہوا محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے یہاں آکر غلطی کی ہے۔اسے بھی انکی طرح پُل کے پار سیدھے چلے جانا چاہیے تھا۔ غرض اسے اپنے اکیلے پن سے خوف محسوس ہوتا ہے۔	3
	iv. نرمل ورما کی کوئی تین کتابوں کے نام لکھئے۔ **جواب:** نرمل ورما کی کچھ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں: پرندے وے دن جلتی جھاڑی لال ٹین کی چھت پچھلی گرمیوں میں رات کا رپورٹر بیچ بحث میں کوّے اور کالا پانی (نوٹ: طالب علم ان میں سے یا ان کے علاوہ کوئی بھی تین کتابوں کے نام لکھ سکتا ہے۔)	3 کل نمبر=6
	حصہ-ب:(30نمبر)	
9	درج ذیل میں سے صرف تین سوالوں کے تفصیلی جواب لکھئے: 3 x 5 = 15 (i) اردو زبان کی ابتداء سے متعلق ایک نوٹ لکھئے۔ **جواب:** اس سوال کا تفصیلی متوقع جواب درج ذیل نکات پر مبنی ہو سکتا ہے: i) جدید ہند آریائی دور/زبانوں کے خاندانوں کی تقسیم ii) مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد ii) مختلف اقوام و طبقات کا اختلاط iv) محمد بن تغلق کا دارالسلطنت دولت آباد میں منتقل کرنا v) صوفیا کرام کی تبلیغ	5

	(ii) لارڈ ویلزلی نے کس مقصد اور ضرورت کے تحت فورٹ ولیم کالج کی بنیاد رکھی؟ **جواب:** انگریز اس حقیقت سے واقف تھے کہ تجارت کے فروغ اور ہندوستان پر حکمرانی کے لیے یہاں کی زبان، طور طریقوں، رسم و رواج اور قاعدے قانون سے واقفیت ضروری ہے۔ انگریز گورنر جنرل لارڈ ویلزلی نے یہ محسوس کیا کہ انگلینڈ سے آنے والے نئے حکام اور ملازمین دیسی زبانوں سے واقف ہوں تو یہاں کے مالی اور فوجی انتظامات بہتر طور پر سنبھالے جا سکتے ہیں۔ لہذا 4 مئی 1800 کو ایک مستقل تعلیمی ادارہ فورٹ ولیم کالج کا قیام عمل میں آیا۔ ویلزلی نے کالج میں کئی شعبے قائم کیے اور ہندوستان بھر سے لایق اساتذہ کا تقرر کیا۔ ڈاکٹر جان گلکرسٹ کو ہندوستانی زبان کے شعبے کا صدر منتخب کیا۔	5
	(iii) دبستان کسے کہتے ہیں؟ دو اہم ادبی دبستانوں کے نام لکھئے۔ **جواب:** **دبستان کی تعریف:** ایک طویل عرصے تک جب بہت سے ادیب اور شعرا ایک مخصوص علاقے میں جمع ہوتے ہیں اور مخصوص حالات کے تحت، مخصوص موضوعات شعر و ادب کا عنوان بنتے ہیں اور ادب میں ایک ہی طرزِ فکر اور اندازِ فکر اپناتے ہیں تو اسے دبستان کہا جاتا ہے۔ یہ دبستان ادبی اسکول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دبستانِ دہلی اور دبستانِ لکھنؤ دو اہم ادبی دبستان ہیں۔ (نوٹ: ان کے علاوہ طلبا دیگر دبستانوں کے نام بھی لکھ سکتے ہیں۔)	5
	(iv) ترقی پسند تحریک کی ابتداء کیسے ہوئی؟ **جواب:** بیسویں صدی کا ہندوستان سیاسی سماجی اور معاشی اعتبار سے کئی طرح کے مسائل سے دوچار تھا۔ ملک میں ان کے حل کے لیے کئی طرح کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ ادیبوں نے بھی اجتماعی اور انفرادی طور پر ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے اس کام میں حصہ لیا۔ اس	

	مقصد کے تحت لندن میں مقیم چند نوجوان ہندوستانی طلبا نے 1935 میں ترقی پسند مصنفین کی انجمن قائم کی۔ انہوں نے اس تحریک کا منشور بھی تیار کیا۔ اس میں کہا گیا کہ ہندوستانی زندگی میں ہونے والے تغیرات کو الفاظ اور ہیئت کا لباس دیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔ یہیں سے ترقی پسند تحریک کی ابتدا ہوئی۔ اس تحریک کا مقصد ادب کو سماج سے جوڑنا تھا۔ 11 اپریل 1936 کو لکھنو میں ترقی پسند ادبی تحریک کی پہلی کانفرنس ہوئی۔ اس کی صدارت پریم چند نے کی۔	5 کل نمبر=15
10	درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے: 2 x 5 = 10 i. قرۃ العین حیدر کی ادبی خدمات پر نوٹ لکھئے۔ جواب: قرۃ العین حیدر کا میدان افسانہ نگاری اور ناول نگاری ہے۔ ان کا اولین افسانہ 1944 میں شائع ہوا تھا۔ افسانوں کا پہلا مجموعہ ''ستاروں کے آگے'' 1947 میں اور پہلا ناول ''میرے بھی صنم خانے'' ''1949'' میں منظر عام پر آیا۔ اردو اور انگریزی میں ان کی تقریباً تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں افسانوں کے مجموعے، ناول، ناولٹ، رپورتاژ، سفر نامے، ادبی مضامین اور عالمی ادب کے ترجمے شامل ہیں۔ ان کے کئی افسانوں اور ناولوں کے ترجمے ہندوستان اور دنیا کی متعدد زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ''آگ کا دریا'' ''آخرِ شب کے ہم سفر'' ''کارِ جہاں دار ہے'' اور ''چاندنی بیگم'' ان کے مشہور ناول ہیں۔ قرۃ العین حیدر کے افسانوں اور ناولوں کی زبان بہت رواں اور پر کشش ہے۔ ان کی تحریروں میں ہندوستان کی تاریخ اور تہذیب و ثقافت کی جھلکیوں نے خاص گہرائی پیدا کر دی ہے۔ انھیں ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ، گیان پیٹھ ایوارڈ اور پدم بھوشن کا خطاب پیش کیا جا چکا ہے۔	5

	ii. اقبال یا حالی میں سے کسی ایک کی شاعرانہ خوبیوں کے بارے میں بتائیے۔	
	جواب: اقبال کی شاعرانہ خوبیاں: اقبال اردو کے وہ منفرد شاعر ہیں جن کے یہاں شاعری اور فکر گھل مل کر ایک ہو گئے ہیں۔ ان کے کلام کی بنیاد عشق، خودی اور عمل پر قائم ہے۔ اردو کے بڑے فلسفی شاعر ہیں، ان کا مشرقی اور مغربی فکر کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ انکی فکر کے بہت سے پہلو آج کی تہذیب کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ خودی، عمل، عشق، زمان و مکاں اور انسانی جبر و اختیار کے موضوع پر اقبال کے اشعار ہماری اجتماعی فکر کا حصہ بن چکے ہیں۔ وہ جتنے بڑے مفکر تھے اتنے ہی بڑے فنکار بھی تھے۔ اقبال انسان کی عظمت کے قائل ہیں اور انسان کو آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے اہل مشرق کے سوتے ہوئے ذہن کو جگانے اور انھیں زندہ قوم بنانے کے فرائض انجام دیے۔ حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دیا۔ بچوں کے لیے سبق آموز اخلاقی نظمیں بھی اقبال کی منفرد شناخت ہیں۔ بانگ درا، بالِ جبرئیل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز اُن کی اردو شاعری کے مجموعے ہیں۔	5
	(OR) یا	
	حالی کی شاعرانہ خوبیاں: مولانا الطاف حسین حالی جدید اردو شاعری کے بانیوں میں سے ہیں۔ غزل کی اصلاح اور اس کے مضامین میں وسعت کے سلسلے میں ان کی خدمات انتہائی قابلِ قدر اور ناقابلِ فراموش ہیں۔ شاعری کو عشق و عاشقی کی دلدل سے نکال کر معاصر حالات و مسائل کا ترجمان بنانا حالی کا ایسا کارنامہ ہے جو اردو شاعری کی روایت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ "انجمن پنجاب" کے مشاعروں میں مولانا آزاد کے ساتھ مل کر حالی نے جدید شاعری کی بنیاد رکھی۔ غزل کے بجائے نظم پر زور دیا۔ چنانچہ آج کی نظم وسیع انسانی مسائل کا احاطہ کرتی ہے اور غزل کا دامن بھی نئے نئے موضوعات و مضامین سے مالا مال ہو چکا ہے۔ الطاف حسین حالی کی شاعری کی خصوصیات میں سادگی و سلاست، واقعیت پسندی، سوز و گداز، لہجے کا دھیما پن، واعظانہ رنگ، قومی اور اصلاحی شاعری، جذبہ حب الوطنی شامل ہیں۔	5
		کل نمبر=10

11	درج ذیل سوالات کے متبادل جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کیجئے: 5x1=5	
	(i) کہانی ''کلرک کی موت'' کا روسی زبان سے اردو میں کس نے ترجمہ کیا؟ (A) ن م راشد (B) نظم طباطبائی (C) ظ۔انصاری (D) قرۃالعین حیدر	
	جواب: (C) ظ۔انصاری	1
	(ii) ان میں سے کس کو جدید نظم کے بنیاد گزاروں میں شمار کیا جاتا ہے؟ (A) غالب (B) حالی (C) قرۃالعین حیدر (D) آرزو لکھنوی	
	جواب: (B) حالی	1
	(iii) مضمون خوجی۔ایک مطالعہ کس نے لکھا؟ (A) احتشام حسین (B) سجاد ظہیر (C) اقبال مجید (D) اخترالایمان	
	جواب: (A) احتشام حسین	1
	(iv) میر امن کی کتاب کا کیا نام ہے؟ (A) فسانہ آزاد (B) باغ و بہار (C) اقبال مجید (D) اخترالایمان	
	جواب: (B) باغ و بہار	1
	(v) انجمن ترقی پسند مصنفین کس سال قائم ہوئی؟ (A) 1935 (B) 1937 (C) 1936 (D) 1938	
	جواب: (C) 1936	1
		کل نمبر=5

Strictly Confidential

Strictly Confidential